تعلیم نبوی صلعم کی بعض خصوصیات پر اجمالی نظر

(از مولوی ابو سعید امام الدین صاحب مظفر نگری متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

جملہ تعلیمات میں اسی شخص کی تعلیم کو خصوصی امتیاز حاصل ہو سکتا ہے جو دینی اور دنیوی امور کیلئے ہر زمانہ اور ہر مقام میں مفید ثابت ہو سطح ارضی پر ہمیشہ مصلحین کی ایک زبردست جماعت موجود رہی اور اپنی اپنی معلومات کی حیثیت کے مطابق سلسلہ اصلاح کو جاری رکھا لیکن کسی مصلح نے ایسی تعلیم کو رواج نہ دیا جو زمانہ کے ہر موقع و محل کے لئے فائدہ مند ثابت ہو بلکہ ہر مصلح کی تعلیم خاص قوم اور محدود وقت کیلئے ہوتی تھی۔ لیکن حالات ایک ایسی تعلیم کے خواہشمند تھے جو ہمیشہ اور ہر قوم و ملک کے مقتضائے حال کے موافق ہو سکے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مکمل قانون دیکر مبعوث فرمایا۔ اور آپ کے ذریعہ ایک ایسا جامع دستور العمل بھیجا جو انسانی ضروریات کے تمام شعبوں کو حاوی اور کافی ہے اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو جملہ تعلیمات پر خصوصیت و فوقیت حاصل ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا ہر ہر جز اپنے اندر عظیم الشان خوبی رکھتا ہے لیکن میں تعلیم نبوی کا مختصر خاکہ صرف پانچ چیزوں میں پیش کرونگا جس سے اس کی خصوصیت اور امتیازی شان کا انشاء اللہ آپ کو کچھ اندازہ ہو جائیگا۔

توحید۔ اسلام کو سب سے بڑی خصوصیت جو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے توحید خداوندی کو نہ صرف ثابت ہی کیا بلکہ عملاً بندوں کا خدا سے حقیقی رشتہ قائم کر دیا اور یہ بات ظاہر کر دی کہ اگر زمین و آسمان میں کوئی ذات قابل عبادت ہے تو وہ صرف ایک ذات واحد ہے جس کے ہاتھ میں نظام عالم ہے ورنہ ایک زمانہ وہ تھا کہ دنیا اپنے حقیقی معبود سے ناآشنا تھی۔ معبودانِ باطل کے پجاری بکثرت موجود تھے کہیں چاند اور سورج کی پرستش اور کہیں اشجار و احجار کے سامنے سجدہ ریزی۔ اگر کسی نے خدا کو پہچانا بھی تو انھوں نے خدا کو صاحب اولاد قرار دیا یعنی یہود نے عزیرؑ کو اور نصاریٰ نے عیسیٰؑ کو خدا کا فرزند بنایا۔ مجوسی زمین و آسمان میں دو خدا کے قائل ہوئے ایک خالق شر اور ایک خالق خیر۔ آریوں نے خدا کے ساتھ روح اور مادہ کو قدیم مانا غرضکہ جس نے جس کو چاہا خدا کا شریک ٹھہرایا۔ اور وہ حق جو خاص خدا کے لئے تھا دوسروں کو دیدیا خاصکر عرب میں کعبہ کے اندر ۳۶۰ بتوں کی ایک جماعت موجود تھی اگرچہ اس زمانہ میں معلم موجود تھے لیکن کوئی ایسا معلم نہ تھا جس کی تعلیم سے غیر اللہ کی پرستش معدوم ہو جاتی ہاں اگر کسی کی تعلیم نے معبودان باطل کو رد کر کے خالص خدا کی عبادت اور سجدہ کرنیکا حکم دیا تو وہ تعلیم آنحضرتؐ کی ہے چنانچہ آپ عامۃ الناس کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الخ یعنی اے لوگو ان معبودین کو چھوڑ کر خالص اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ اور فرمایا لا تسجدوا للشمس ولا للقمر الخ یعنی اے لوگو نہ سورج کے سامنے سر جھکاؤ اور نہ چاند کے سامنے اپنی پیشانی کو خم کرو بلکہ خاص اللہ کی عبادت کرو اس کے بعد معلم آخر الزماں نے ان لوگوں کی تردید کی جنھوں نے خدا کو صاحب اولاد قرار دیا اور فرمایا اے لوگو خدا کی صرف ایک ہی ذات ہے جیسا کہ ارشاد ہے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد الخ یعنی اللہ ایک ہی

اور بے نیاز ہے اس کا نہ کوئی بیٹا ہے اور نہ باپ ہے اور اس کا کوئی شریک بھی نہیں چونکہ رسول اللہ لوگوں کو انواع واقسام کے معجزات دکھلاتے تھے آپ کو خدا کی معرفت کامل طور پر حاصل ہو چکی تھی ممکن تھا کہ لوگ آپ ہی کو سجدہ کرنے لگتے۔ پس اپنے آپ کو بھی علیحدہ رکھنے اور سجدہ کو خاص خدا کے لئے قرار دیتے ہوئے فرمایا انما انا بشر مثلکم الخ اے لوگو میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں ہاں یہ ضرور ہے کہ میری طرف وحی ہوتی ہے اور تمہارے پاس وحی نہیں آتی۔

الغرض تعلیم نبوی ہی ایک ایسی تعلیم ہے جس کی وجہ سے وحدانیت خداوندی کا صحیح پتہ معلوم ہوا۔

عبادات۔ معلم صادق کی تعلیم میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے عبادات کے لئے ایسی آسان صورتیں بیان کیں جس کی نظیر آجتک کسی معلم نے پیش نہ کی اور نہ کوئی آئندہ پیش کر سکے گا۔ موجودہ مذاہب میں کسی کے اندر ایسی آسانی نہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی چنانچہ یہود کی عبادات کے لئے صوامع کا ہونا ضروری ہے جہاں کہیں عبادت خانہ نہ پایا جائے وہاں کے باشندے عبادت سے محروم اسی طرح عیسائیوں میں عبادت کے لئے گرجا کا ہونا لازمی ہے اس کے بغیر عبادت نہیں ہو سکتی مجوسیوں کو دیکھو ان کے نزدیک عبادت کے لئے آگ کا ہونا ضروری ہے۔ اس کی عدم موجودگی میں عبادت نہیں ہنود کے لئے مندر اور آریوں کے لئے عبادت کے وقت۔ ہون کے لئے متعدد اشیا کی ضرورت پیش آتی ہے مثلاً لکڑی۔ گھی۔ آگ۔ لوبان وغیرہ اگر کوئی غریب عبادت کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ان تمام اشیا کو فراہم کرے ورنہ عبادت سے محروم رہیگا بخلاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ نے عبادت کی ایسی بیش بہا تعلیم دی جو سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے فرمایا اے لوگو خدا نے نجس جگہوں کے علاوہ تمام زمین کو تمہاری عبادت گاہ بنا دیا ہے جہاں چاہو عبادت کرو جہاں خاص شکل کی مسجد ہو وہاں بھی اور جہاں نہ ہو وہاں بھی اسلئے کہ پاک زمین ہی تمہاری مسجد ہے۔

اگر مسافر ہو پانی نہ ملے یا ایسا بیمار ہو کہ پانی تکلیف دیتا ہو تو اس کے لئے پاک مٹی قائم مقام پانی کے ہو جائے گی جو ہر جگہ اور ہر وقت موجود ہے۔ اسی طرح روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج وغیرہ تمام احکام میں حسب ضرورت ایسی آسانیاں رکھی گئی ہیں جن کے لحاظ سے انسان کبھی بھی کسی حکم کو اپنے لئے بار نہیں سمجھ سکتا بلکہ نہایت آسانی کے ساتھ تمام اعمال کو انجام دیسکتا ہے۔

حقوق العباد۔ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں لوگوں کو توحید سکھلائی اور عبادات کے طریقے بیان فرمائے وہاں ضروری تھا کہ نسل انسانی کے روابط وضوابط کو قائم رکھنے کی غرض سے ایک دوسرے پر بھی حقوق قائم کئے جاتے۔ اس میں شک نہیں کہ بعثت نبوی سے قبل جہاں لوگوں نے حقوق خداوندی کو پامال کیا تھا ساتھ ہی حقوق العباد کو بھی حرف غلط کی طرح مٹا دیا تھا خصوصاً صنف نازک پر جو مظالم روا رکھے جاتے تھے وہ محتاج بیان نہیں۔ اہل یونان نے آپس میں سالہا سال تک اس امر میں بحث کی کہ آیا عورت میں روح ہے یا نہیں۔ کیا نسل انسانی میں عورت بھی شریک ہے یا صرف ایک ظاہری تصویر ہے۔ اسی طرح سلطنت روما میں عورتوں کو مردوں کے مخصوص مقامات میں جانا ممنوع قرار دیا گیا تھا۔ مجلس شوریٰ میں ان کو کوئی دخل نہ تھا۔ عرب کے اندر باپ کے مرنے پر سوتیلی ماں بیٹے کی وراثت ہو جاتی تھی۔ وقت نکاح جو مہر مقرر ہوتا تھا عورت کو اُس کے لینے کا ہرگز حق حاصل نہ تھا لڑکیوں کو زندہ زمین میں دفن کر دینا معمولی کام تھا۔ ہندوستان میں شوہر کے مرنے پر عورت بھی ساتھ ہی ستی ہو جایا کرتی تھی۔ الغرض اس سے بھی زیادہ مظالم توڑے جاتے تھے لیکن کسی معلم نے

ان کے حق کی طرف توجہ نہ کی تاکہ معلوم ہوجائے کہ ایک انسان کا دوسرے پر کیا حق ہے آخر کیوں صنف نازک کو میراث سے محروم رکھا جاتا ہے اگر کسی معلم نے اس طرف توجہ کی تو صرف وہ ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات گرامی ہے آپ نے حقوق العباد کے محفوظ رکھنے کیلئے جو تعلیم دی ہے وہ بے نظیر ہے۔ سب سے پہلے آپ نے والدین کے حقوق قائم کئے اور حکم دیا کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور ان کو اُف تک نہ کہو۔ ہمیشہ ان سے نرم آواز میں گفتگو کرو۔ ان کے سامنے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو۔ اور ہر حال میں ان کی فرمانبرداری کرو۔ بیوی کے متعلق فرمایا ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ یعنی عورتیں تمہارے لباس کے قائم مقام ہیں اور تم ان کے لباس ہو اور اولاد کے متعلق فرمایا وَلَا تقتلوا اولادکم اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ میراث کے معاملہ کو جس طرح بیان فرمایا اس کی مثال نہیں۔ تمام لوگوں کے حقوق الگ الگ مفصل بیان کردیئے۔ عورتوں کا بھی حصہ میراث میں قائم کیا مثلاً بیوی۔ ماں۔ بیٹی۔ بہن وغیرہ سب کے حقوق بتلائے۔ اسی طرح پڑوسی کا حق۔ رفیق سفر کا حق۔ دوستوں کا حق۔ رشتہ داروں کا حق۔ غریبوں کا حق۔ مسکینوں کا حق۔ کمزوروں کا حق۔ مظلوموں کا حق۔ وغیرہ وغیرہ سینکڑوں حقوق ہیں جن کی تفصیل کا احاطہ مجھ سے ممکن نہیں۔

اتفاق واتحاد۔ حیات دنیاوی کو بام عروج پر پہنچانے کیلئے ایک زبردست ذریعہ اتفاق واتحاد بھی ہے یا یوں کہا جائے کہ دنیا اگر ترقی کرسکتی ہے تو صرف اتفاق کے سبب سے بام عروج پر پہنچ سکتی ہے گذشتہ زمانہ میں جب بھی کسی قوم میں اتحاد پیدا ہوا وہ ترقی پر پہنچ گئی اور جن قوموں میں نااتفاقی پیدا ہوئی وہ تباہ اور برباد ہوئیں۔ آجکل بھی غیر مسلم اقوام اتفاق قائم کرنے میں سرتاپا کوشش کررہے ہیں۔ ذات پات کے جھگڑوں کو ایک حد تک مٹانے کی کوشش جاری ہے۔ لیکن اتفاق واتحاد کی تعلیم کا جو طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا اس کا کسی قوم کے دل میں خطرہ بھی نہیں گذرا فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا الخ یعنی اے مسلمانو اللہ کی رسی قرآن کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ یعنی اس کے ہر حکم پر عمل پیرا ہوجاؤ اور آپس میں اختلاف نہ پیدا کرو نیز فرمایا انما المومنون اخوۃٌ ہر مومن ایک دوسرے کا بھائی ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی الخ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سب مساوی ہیں ہاں اگر فضیلت حاصل ہوسکتی ہے تو اس کا ذریعہ صرف تقوی ہے یہ ایک تعلیم ہے جس کے اندر تمام انسان مساوی ہیں دوسرے مقام پر فرمایا المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا۔ ایک مومن دوسرے کے لئے ایسا ہے جیسے بنیاد کی اینٹیں ایک دوسرے کو مضبوط کرتی ہیں فرمایا لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ یعنی تم میں سے کوئی آدمی کامل الایمان نہ ہوگا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے محبوب سمجھتا ہے ایک مقام پر ارشاد ہے لایحل لاحد ان یھجر اخاہ فوق ثلث یعنی اپنے مسلمان بھائی سے دنیاوی معاملات میں تین دن سے زیادہ روٹھے رہنا حرام ہے۔ ذاتے کاش آج مسلمان اپنے نبی کی مقدس تعلیم پر عامل ہوتے۔

حسن خلق۔ جملہ تعلیمات نبویہ میں ایک اہم تعلیم اچھے اخلاق کی بھی ہے یہ ایک ایسی شے ہے جس کے ذریعہ انسان دشمن کو دوست بنا سکتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بہت زور دیا ہے فرمایا بعثت لاتمم مکارم الاخلاق